سورة الاعراف

آیات ۱۴۵ - ۱۵۱

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ
قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٤٥﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ الَّذِيْنَ
يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ
الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ
هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٧﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ
﴿١٤٨﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِىْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا
خَلَفْتُمُوْنِىْ مِنْۢ بَعْدِىْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ
اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِىْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِىْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِىَ الْاَعْدَآءَ وَ
لَا تَجْعَلْنِىْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَلِاَخِىْ وَاَدْخِلْنَا فِىْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ
اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٥١﴾

وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾

وَ كَتَبْنَا لَهٗ - اور ہم نے لکھا اس کے لیے

فِی الْاَلْوَاحِ - تختیوں پر

أَلْوَاح ، لَوْحٌ کی جمع (تختی)

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً - سب چیزوں میں سے نصیحت

وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ - اور تفصیل ہوتے ہوئے ہر چیز کے لیے

فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ - پس تو پکڑ اس کو قوت سے

وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ - اور تو حکم دے اپنی قوم کو

یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا - کہ وہ لوگ پکڑیں اس کے بہترین کو

أَحْسَن ، حُسْنٌ سے افعل التفضیل

سَاُورِیْكُمْ - میں دکھاؤں گا تم لوگوں کو

أَرَى يُرِي ، إِرَاءَةً - دکھانا (IV)

دَارَ الْفٰسِقِیْنَ - نافرمانی کرنے والوں کا گھر

شام و فلسطین میں قومِ عمالقہ کے مساکن

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ
قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

اس کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو ہر شعبہ زندگی کے متعلق نصیحت اور ہر پہلو کے متعلق واضح ہدایت تختیوں پر لکھ کر دے دی اور اس سے کہا: "اِن ہدایات کو مضبوط ہاتھوں سے سنبھال اور اپنی قوم کو حکم دے کہ ان کے بہتر مفہوم کی پیروی کریں عنقریب میں تمہیں فاسقوں کے گھر دکھاؤں گا

And We ordained for Moses in the Tablets all manner of admonition, and instruction concerning all things, and said to him: Hold to these, with all your strength. and bid your people to follow them in accord with their best understanding. I shall soon show you the habitation of the wicked.

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾

تورات کا تعارف اور اس کے تقاضے

- اس آیت کریمہ میں متعدد باتیں توجہ طلب ہیں :

1. موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ تختیوں کی صورت میں تحریری شکل میں نازل کی گئ - قرآن میں (اور بائیبل میں بھی) تختیوں پر لکھنے کا فعل اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، ہمارے پاس کوئی ذریعہ ایسا نہیں جس سے ہم اس بات کا تعیّن کر سکیں کہ آیا ان تختیوں پر کتابت کا کام اللہ تعالیٰ نے براہ راست اپنی قدرت سے کیا تھا، یا کسی فرشتے سے یہ خدمت لی تھی، یا خود حضرت موسیٰ کا ہاتھ استعمال فرمایا تھا۔

← ان تختیوں کی تعداد کتنی تھی؟ بائیبل کے مطابق یہ دو تختیاں تھیں اور مفسرین نے ان کی تعداد سات اور دس بھی بیان کی ہے

← ان چیزوں کی تفصیل معلوم کرنا غیر ضروری ہے، ان موشگافیوں میں پڑنا وقت کا ضیاع ہے

☜ جو چیز اہم ہے وہ یہ ہے کہ ان تختیوں میں (وہ جس چیز سے بھی بنی ہوئی تھیں) ؟ اور جس نے بھی ان میں لکھا تھا؟ آخر لکھا ہوا کیا تھا؟ قرآنِ مجید نے اصل توجہ اس طرف دلائی ہے

2. دوسری اہم بات یہ ہے کہ جو کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا وہ کیا تھا؟ علمائے نصاریٰ کے نزدیک یہ صرف احکامِ عشرہ (Ten commandments) تھے، لیکن قرآن مجید کے مطابق (اور علمائے یہود کے نزدیک بھی) یہ وہ صرف احکام عشرہ نہیں بلکہ مکمل تورات تھی جس میں ہر طرح کے احکام موجود تھے

وَكَتَبۡنَا لَهٗ فِى الۡاَلۡوَاحِ مِنۡ كُلِّ شَىۡءٍ مَّوۡعِظَةً وَّتَفۡصِيۡلًا لِّـكُلِّ شَىۡءٍ‌ ۚ فَخُذۡهَا بِقُوَّةٍ وَّاۡمُرۡ قَوۡمَكَ يَاۡخُذُوۡا بِاَحۡسَنِهَا‌ ؕ سَاُورِيۡكُمۡ دَارَ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۱۴۵﴾

2. .... یہ مکمل توارت تھی جس میں دین وشریعت کی تمام ضروری ہدایت تھیں (اس سے مراد ساری دنیا کی چیزیں نہیں بلکہ نظامِ حیات کے طور پر انسانی زندگی کے لیے تمام مطلوبہ ہدایات تھیں)

3. تیسری اہم بات- موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ آپ اسے قوت سے پکڑیں اور اپنی قوم کو اس کا حکم دیں، قوت سے پکڑنے سے مراد: یہ ہے کہ اس کی حفاظت کا انتظام کریں، خود اس پر پوری طرح عمل کریں، دوسروں کو اس پر عمل کرنے کے لیے کہیں اور پوری طرح اس کے احکام کو نافذ کرنے کی کوشش فرمائیں

– جس پیغمبر پر کوئی کتاب اترتی ہے وہ سب سے پہلے اس پر عمل کرنے کا پابند ہوتا ہے اس کی ایمانیات پر سب سے پہلے ایمان لاتا ہے اور اس کی شریعت پر عمل کرکے عمل کا نمائندہ بن جاتا ہے۔ پیغمبر کی حیثیت صرف کتاب پہنچانے والے کی نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنی ذات میں مبلغ، معلم، شارع، واجب الاطاعت سب کچھ ہوتا ہے

– پیغمبر کی یہ ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ اللہ کے نازل کردہ ایک ایک حکم پر اپنی قوم کو چلنے کا حکم دے اللہ کی شریعت کے مطابق احکام کا نفاذ کرے، زندگی کی ضروریات کے حوالے سے ادارے قائم کرے اور ان اداروں میں اللہ کے احکام کو نافذ کرے اس طرح سے زندگی کا ایک ایک شعبہ اللہ کے احکام کے مطابق ڈھال کر اللہ کی زمین پر اللہ کی حاکمیت کو قائم کرنا پیغمبر کی ذمہ داری ہے۔

4. موسیٰ علیہ السلام کو کہا گیا کہ اپنی قوم کو اس بات کا حکم دیجئے کہ وہ اس کتاب کے احسن کو اختیار کریں (۱) اللہ کی طرف سے عطا کیا گیا قانون، ہدایات، نظامِ حیات اور الکتاب کی راہنمائی کو احسن قرار دیا گیا ہے، اسی کو اختیار کریں (۲) احکام الٰہی کا وہ صاف اور سیدھا مفہوم لیں جو عقل عام سے ہر وہ شخص سمجھ لے جسکے دل میں ٹیڑھ نہ ہو

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِىَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِىَ - میں عنقریب پھیر دوں گا اپنی آیات سے

صَرَفَ يُصْرِفُ ، صَرْفًا پھیرنا

صَرَفَ جب عن کے ساتھ آئے تو اس کے معنی روکنے اور مانع کے آتے ہیں

الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ - ان لوگوں کو جو بڑے بنتے ہیں

تَکَبَّرَ يَتَكَبَّرُ ، تَكَبُّرًا بڑا بننا (V)

قرآن میں بڑا بننا، تکبر کرنے کے معنی میں

فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ - زمین میں حق کے بغیر

وَاِنۡ يَّرَوۡا - وہ لوگ دیکھیں

كُلَّ اٰيَةٍ - ساری نشانیاں

لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا - تو (بھی) ایمان نہیں لائیں گے ان پر

وَاِنۡ يَّرَوۡا - اور اگر وہ دیکھیں

سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ - ہدایت کے راستے کو

لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٤٦﴾

لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا - تو نہ پکڑیں گے اس کو بطور راستے کے

وَاِنْ يَّرَوْا - اور اگر وہ دیکھیں

سَبِيْلَ الْغَيِّ - گمراہی کے راستے کو

غَيِّ - گمراہی، سرکشی

يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا - تو پکڑیں گے اس کو بطور راستے کے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ - یہ ہے بسبب اس کے کہ انہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا - جھٹلایا ہماری نشانیوں کو

وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ - اور وہ لوگ تھے ان سے غفلت برتنے والے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

وَالَّذِيْنَ - اور جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا - جھٹلایا ہماری آیات کو

وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ - اور آخرت کی ملاقات کو

لِقَا - ملاقات

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ - اکارت ہوئے ان کے اعمال

حَبِطَ يَحْبِطُ ، حَبْطًا - ضائع ہونا

حَبَطَ - جانور اتنا زیادہ کھا جائے کہ اس کا پیٹ اپھر جائے۔ یعنی وہ نفخ بطن سے مر جائے

کھانے کا مقصد تو زندہ رہنے کے لیے ہے، جب یہ کھانا زندگی کے ختم کرنے کا سبب بنتا ہے تو حَبَط کہتے ہیں۔ اسی سے وہ اعمال جو انسان کو مطلوبہ نتیجہ نہ دیں حبط کہلاتے ہیں

هَلْ يُجْزَوْنَ - کیا بدلہ دیا جائے گا انہیں

اِلَّا مَا كَانُوْا - سوائے اس کے جو

يَعْمَلُوْنَ - وہ لوگ کرتے تھے

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِىَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا
يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَىِّ يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا
بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ ؕ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴۷﴾

میں اپنی نشانیوں سے اُن لوگوں کی نگاہیں پھیر دوں گا جو بغیر کسی حق کے زمین میں بڑے
بنتے ہیں، وہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں کبھی اس پر ایمان نہ لائیں گے، اگر سیدھا راستہ اُن کے
سامنے آئے تو اسے اختیار نہ کریں گے اور اگر ٹیڑھا راستہ نظر آئے تو اس پر چل پڑیں گے،
اس لیے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور ان سے بے پروائی کرتے رہے ہماری
نشانیوں کو جس کسی نے جھٹلایا اور آخرت کی پیشی کا انکار کیا اُس کے سارے اعمال ضائع ہو
گئے کیا لوگ اِس کے سوا کچھ اور جزا پا سکتے ہیں کہ جیسا کریں ویسا بھریں؟"

I shall turn away from My signs those who, without any right, behaved haughtily in the earth, even if they may, witness each and every, sign, they shall not believe therein. And even if they see the right path, they shall still not follow it; but if they see the path of error. they shall choose it for their path. This is because they rejected Our signs as false and were heedless to them. Vain are the deeds of those who reject Our signs as false and to the meeting of the Hereafter. 105 Shall they be recompensed, except according to their deeds?

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰيٰتِىَ الَّذِيۡنَ يَتَكَبَّرُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَـقِّ ؕ وَاِنۡ يَّرَوۡا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤۡمِنُوۡا بِهَا‌ ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الرُّشۡدِ لَا يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا ‌ۚ وَاِنۡ يَّرَوۡا سَبِيۡلَ الۡغَىِّ يَتَّخِذُوۡهُ سَبِيۡلًا‌ ؕ ذٰ لِكَ بِاَنَّهُمۡ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوۡا عَنۡهَا غٰفِلِيۡنَ ﴿۱۴۶﴾

متکبرین کو ایک برسر موقع تنبیہ

- اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبر و غرور سے بدتر کوئی صفت نہیں، یہاں ان کا بدترین انجام بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ متکبر کے دل کی روشنی چھین لیتا ہے، وہ تمام دلائل و براہین دیکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی عظمت پر ایمان نہیں لاتا، اس کی شریعت پر عمل پیرا نہیں ہوتا، حق کا راستہ روز روشن کی طرح واضح ہونے کے باوجود اسے اختیار نہیں کرتا (متکبر انسان اللہ تعالیٰ کے معارف اور اس کی آیات کی معرفت سے محروم ہو جاتا ہے)
- اللہ کے بندوں میں سے کسی بندے کا حق نہیں ہے کہ وہ اللہ کی زمین پر خود بڑا بنے۔ بڑائی تو اللہ کی صفت ہے، اور کبریائی میں اللہ کسی کو شریک نہیں کرتا کیونکہ یہ اللہ کی چادر ہے۔ لہٰذا کوئی انسان جو اس کرہ ارض پر بڑا بنتا ہے وہ بغیر جواز کے تکبر کرتا ہے اور سب سے بڑا تکبر یہ ہے کہ کوئی اس سرزمین پر قانون سازی کا حق اپنے لیے مخصوص کر لے اور اللہ کے بندوں پر اللہ کے بجائے اپنا اقتدار اعلیٰ استعمال کرے۔ اور لوگوں سے اپنے قوانین پر عمل کرائے
- ایسے متکبرین ہر ٹیڑھے راستے کو تو قبول کرکے اس پر چلنے کو تیار ہو جاتے ہیں لیکن حق کے سامنے آنے پر نہ صرف اس کا انکار کرتے ہیں بلکہ حق کی مخالفت کو زندگی کا مقصد بنا لیتے ہیں
- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ .... الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ "جنت میں نہ جائے گا وہ شخص جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہو گا...... تکبر یہ ہے کہ آدمی حق کو تسلیم نہ کرے اور لوگوں کو حقیر سمجھے" [مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ]

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

آیات الٰہی کی تکذیب اور قیامت کا انکار، انسان کے تمام نیک اعمال کے تباہ ہونے کا باعث

- اعمال کا ضائع ہونا: اعمال کا بارآور نہ ہونا، غیر مفید اور لاحاصل نکلنا۔
- انسانی اعمال کب ضائع ہو گا؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں انسانی سعی و عمل کے بارآور ہونے کا انحصار دو امور پر ہے (۱) ایک یہ کہ وہ سعی و عمل خدا کے قانون شرعی کی پابندی میں ہو۔ (۲) دوسرے یہ کہ اس سعی و عمل میں دنیا کے بجائے آخرت کی کامیابی پیش نظر ہو
- اب جو شخص اپنے آپ کو کسی بالاتر قانون کا تابع نہیں سمجھتا تو وہ قانون شرعی کی پابندی کیوں کرے گا؟ اور شخص چونکہ آخرت کو ہی تسلیم نہیں کرتا تو اس کی کامیابی اس کے پیش نظر کیسے رہ سکتی ہے؟
- جہاں یہ دو شرطیں جہاں وجود میں نہیں آئیں گی وہاں یقیناً اعمال ضائع ہوں گے اور اللہ کی جانب سے ان کی نتیجہ خیزی کو روک دیا جائے گا اور وہ اعمال ہر طرح کے اجر و ثواب سے محروم رہیں گے۔
- أُولَئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا - وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا اس لیے اُن کے سارے اعمال ضائع ہو گئے، قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے- [18:105]
- وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا - اور جو کچھ بھی ان کا کیا دھرا ہے اُسے لے کر ہم غبار کی طرح اڑا دیں گے - [25:23]

وَ اتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰی مِنۡۢ بَعۡدِہٖ مِنۡ حُلِیِّہِمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّہٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُہُمۡ وَ لَا یَہۡدِیۡہِمۡ سَبِیۡلًا ۘ اِتَّخَذُوۡہُ وَ کَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۱۴۸﴾

وَ اتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰی - اور بنایا موسیٰ کی قوم نے

مِنۡۢ بَعۡدِہٖ - ان کے بعد (پیچھے)

حُلِيّ ، حَلْيٌ - کی جمع (زیورات)

مِنۡ حُلِیِّہِمۡ عِجۡلًا - اپنے زیورات سے ایک بچھڑا

حَلِيَ يَحْلِي ، حَلْيًا و حِلْيَةً - آراستہ ہونا

جَسَدًا لَّہٗ خُوَارٌ - جو تھا ایک ڈھانچا، اس کے لیے گائے کی ایک آواز تھی

خُوَار یہ لفظ گائے/بیل کی آواز کے لیے مخصوص

جَسَد بے جان جسم، کبھی جاندار جسم کے لیے بھی

اَلَمۡ یَرَوۡا - کیا انہوں نے دیکھا ہی نہیں

اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُہُمۡ - کہ وہ کلام نہیں کرتا ان سے

وَ لَا یَہۡدِیۡہِمۡ سَبِیۡلًا - اور نہ ہی وہ ہدایت دیتا ہے ان کو کسی راستے کی

اِتَّخَذُوۡہُ - انہوں نے بنایا اس کو (الٰہ)

وَ کَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ - اور وہ لوگ تھے ظلم کرنے والے

وَلَمَّا سُقِطَ فِيٓ اَيۡدِيۡهِمۡ وَ رَاَوۡا اَنَّهُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَيَغۡفِرۡ لَنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾

وَلَمَّا سُقِطَ فِيٓ اَيۡدِيۡهِمۡ - اور جب وہ لوگ پچھتائے

سَقَطَ يَسْقُطُ ، سَقْطًا - گرادینا

سُقِطَ فِيٓ اَيۡدِيۡهِمۡ - ایک محاورہ ہے ندامت کے لیے

اصل میں سُقَطَ فُوهُ فِي يَدَيْه۔ (اس کا منہ ہاتھ پر گرا ہوا) ندامت کرنے والا منہ سے اپنا ہاتھ کاٹنے لگتا ہے / نادم اپنا ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھتا ہے۔اس طرح اس کا سر ہاتھ پر گرتا ہے۔

وَ رَاَوۡا اَنَّهُمۡ - اور انہوں نے دیکھا کہ وہ

قَدۡ ضَلُّوۡا - گمراہ ہوگئے ہیں

قَالُوۡا لَئِنۡ - توانہوں نے کہا یقیناً اگر

لَّمۡ يَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا - رحم نہ کیا ہم پر ہمارے رب نے

وَيَغۡفِرۡ لَنَا - اور نہ بخشا ہم کو

لَنَكُوۡنَنَّ - تو ہم لازماً ہو جائیں گے

مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ - خسارہ پانے والوں میں سے

وَ اتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰی مِنۡۢ بَعۡدِہٖ مِنۡ حُلِیِّہِمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّہٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُہُمۡ وَ لَا یَہۡدِیۡہِمۡ سَبِیۡلًا ۘ
اِتَّخَذُوۡہُ وَ کَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا سُقِطَ فِیۡۤ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ رَاَوۡا اَنَّہُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ یَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَ یَغۡفِرۡ لَنَا
لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿۱۴۹﴾

موسیٰؑ کے پیچھے اس کی قوم کے لوگوں نے اپنے زیوروں سے ایک بچھڑے کا پتلا بنا لیا جس میں سے بیل کی سی آواز نکلتی تھی کیا اُنہیں نظر نہ آتا تھا کہ وہ نہ ان سے بولتا ہے نہ کسی معاملہ میں ان کی رہنمائی کرتا ہے؟ مگر پھر بھی اُنہوں نے اسے معبود بنا لیا اور وہ سخت ظالم تھے پھر جب ان کی فریب خوردگی کا طلسم ٹوٹ گیا اور اُنہوں نے دیکھ لیا کہ در حقیقت وہ گمراہ ہو گئے ہیں تو کہنے لگے کہ "اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ فرمایا اور ہم سے در گزر نہ کیا تو ہم برباد ہو جائیں گے

And in the absence of Moses his people made the image of a calf from their ornaments, which lowed. Did they not observe that it could neither speak nor give them any guidance? And still they made it an object of worship. They were indeed wrong-doing. And when they were afflicted with remorse and realized that they had fallen into error, they said: 'If our Lord does not have mercy on us and does not pardon us, we shall be among the losers.

وَ اتَّخَذَ قَوۡمُ مُوۡسٰی مِنۡۢ بَعۡدِہٖ مِنۡ حُلِیِّہِمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّہٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُہُمۡ وَ لَا یَہۡدِیۡہِمۡ سَبِیۡلًا ۘ اِتَّخَذُوۡہُ وَ کَانُوۡا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۱۴۸﴾

بنی اسرائیل (یہود) کی گوسالہ پرستی

- اللہ کو ماننے والی اس قوم میں ایک انتہائی افسوس ناک اور تعجب خیز واقعے کا ذکر (اس واقعے کی اہمیت یہ کہ قرآن مجید میں چار سورتوں میں اس کا ذکر آیا ہے (سورۃ بقرہ، سورۃ نساء، سورۃ اعراف اور سورۃ طٰہٰ)
- چالیس دنوں کے دوران میں جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طلبی پر کوہ سینا گئے ہوئے تھے اور انکی قوم پہاڑ کے نیچے میدان (الرّاحہ) میں ٹھہری ہوئی تھی تو آپؑ کی قوم کے ایک فرد (سامری) نے ایک زبردست فتنہ اٹھایا۔سامری ایک ہشیار اور مکار انسان تھا جو اپنے تعلقات، اثر ورسوخ اور شعبدہ بازیوں کے لیے معروف تھا
- اس نے بنی اسرائیل سے زیورات* اکٹھے کیے، ایک بھٹی میں ان زیورات کو گلایا اور بچھڑے کی شکل اور جسامت کا ایک مجسمہ تیار کر دیا، یہ محض ایک خود ساختہ دھڑ تھا جس سے ہوا جب گذرتی تھی تو ایک بے معنٰی سی (بھاں بھاں کی) آواز نکلتی تھی*، یہ سب کچھ کرنے کے بعد سامری نے اعلان کر دیا کہ یہ بچھڑا تم لوگوں کا خدا ہے اور موسیٰ (علیہ السلام) کو دراصل مغالطہ ہو گیا ہے جو خدا سے ملنے کوہ طور پر چلے گئے ہیں اور انہوں نے مان لیا
- بنی اسرائیل صدیوں کی غلامی میں مشرکانہ رسوم و روایات کو قبول کر چکے تھے ، اور مصریوں کی گوسالہ پرستی کے عقیدے سے متاثر بھی تھے (ان کے ایک بہت بڑے اِلٰہ (حورس دیوتا) کا منہ گائے کی شکل کا تھا
- قرآن نے اس واقعے کا ذکر بنی اسرائیل کی کم فہمی، بے عقلی، ان کی ناقدری و ناسپاسی ظاہر کرنے کے لیے کیا ہے جس خدائے بے مثال نے ان کو اپنے جلال و جمال کی وہ شانیں دکھائی جن کا ذکر گذر چکا، اس کو چھوڑ کر انہوں نے اس بے جان مورتکے متعلق یہ باور کر لیا کہ یہی وہ خداوند خدا ہے جو بنی اسرائیل کو مصریون کی غلامی سے چھڑا کر لایا اور یہی اپنی رہنمائی میں بنی اسرائیل کو ارض موعود کی بادشاہی دلائے گا!

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

عوام کالانعام
(تاریخی مشاہدہ)

- عام انسانوں (عوام) کی اکثریت بالعموم ایمان، یقین، عقلِ سلیم، اور بصیرت سے بے بہرہ ہو کر پروہتوں، سادھوؤں، پجاریوں، پیروں، گدی نشینوں، شعبدہ بازوں اور لیڈروں کے سحر میں گرفتار رہی ہے
- کچھ عجائبات، کمالات، متحیر کرنے والے کچھ کرتب، بزرگی و بڑائی کے کچھ بناوٹی ہالے، لچھے دار گفتگو، پر اثر شخصیت... میں سے کچھ اگر میسر ہو تو سوچ و فکر سے ماوراء، علم و یقین سے بے بہرہ عوام کالانعام کی اکثریت اندھی پیروی و عقیدت کے لیے تیار ہے

إنَّ من البَيَان لسِحرًا / إنَّ بعْضَ البَيَان لسِحْرٌ

وَلَمَّا سُقِطَ فِيٓ اَيۡدِيۡهِمۡ وَرَاَوۡا اَنَّهُمۡ قَدۡ ضَلُّوۡا ۙ قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ يَرۡحَمۡنَا رَبُّنَا وَيَغۡفِرۡ لَنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾

غلطی / گمراہی کو پہچان لینے کے بعد کا طرزِ عمل

- گوسالہ پرستی کے معاملے ہیں بنی اسرائیل تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ قوم کا ایک حصہ وہ تھا جو اس گناہ میں بالکل شریک نہیں ہوا۔ دوسرے گروہ میں وہ لوگ تھے جو کچھ دیر کے لیے اس گناہ میں شریک ہوئے، لیکن فوراً انھیں احساس ہو گیا کہ ان سے غلطی ہو گئی ہے۔ تیسرا گروہ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی واپسی تک اس شرک پر اڑا رہا۔ یہاں درمیانی گروہ کے لوگوں کا ذکر ہے کہ غلطی کے بعد وہ نادم ہوئے
- جن لوگوں میں سوجھ بوجھ موجود تھی وہ عوامی جوش میں مبتلا ہو کر بروقت صحیح فیصلہ کرنے سے تو محروم رہے لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ یہ ہمارے سامنے ایک بھاں بھاں کرتا ہوا بچھڑا ہے جسے معبود کہا جا رہا ہے تو وہ یہ دیکھ کر سخت پریشان اور نادم ہوئے کہ ہم عوامی جوش و خروش کو دیکھتے ہوئے ایک حماقت کر بیٹھے ہیں
- اجتماعی زندگی میں اس طرح کے واقعات کا پیش آنا کوئی تعجب خیز نہیں تاریخ میں ہمیں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ کوئی شیطان صفت لیڈر اٹھا اور اس نے عوام کے سامنے خواہشات کا ایسا جال پھیلایا اور جذبات سے ایسا ان کو اندھا کیا کہ وہ اندھوں کی طرح اس کے پیچھے چل پڑے اور جب تباہی سامنے نظر آئی تو پھر سوچنے سمجھنے والے لوگ پریشان ہوئے کہ ہائے ہم کیا کر بیٹھے وہ اس بات کی تہہ کو پا گئے کہ ہم فریب کھا گئے اور ہم واقعی گمراہ ہوئے
- غلط راستے پر چل نکلنے، غلط لوگوں کا ساتھ دینے اور شعبدہ باز رہنماؤں کے پیچھے چل پڑنے کی غلطی کے ادراک کے بعد درست طرزِ عمل یہی ہے جس کا ذکر قرآنِ مجید میں بنی اسرائیل کے اس دوسرے گروہ کا ہے، غلطی پہ محض اس لیے اصرار کہ یہ میں نے کی ہے اور بس یہ ہو گئی ہے اس کو نبھاتے چلے جانا شیطان کی پیروی ہے

وَلَمَّا رَجَعَ مُوۡسٰٓى اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ‌ ۚ اَعَجِلۡتُمۡ اَمۡرَ رَبِّكُمۡ‌ ۚ وَاَلۡقَى الۡاَلۡوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاۡسِ اَخِيۡهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيۡهِ‌ ؕ

وَلَمَّا رَجَعَ مُوۡسٰٓى - اور جب لوٹے موسیٰ

اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا - اپنی قوم کی طرف غضبناک، افسوس کرتے ہوئے

غَضْبَان ، رَحْمٰن کی طرح مبالغے کا صیغہ

قَالَ بِئۡسَمَا - کتنی بری ہے وہ جو

بِئْسَ + ما

خَلَفۡتُمُوۡنِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ - تم نے جانشینی کی میری میرے بعد

خَلَفَ يَخْلُفُ ، خِلَافَةٌ جانشین ہونا

اَعَجِلۡتُمۡ اَمۡرَ رَبِّكُمۡ - کیا جلد بازی کی تم نے اپنے رب کے حکم سے (پہلے)

عَجَلَ جلدی کرنا

وَاَلۡقَى الۡاَلۡوَاحَ - اور انہوں نے ڈالا تختیوں کو

وَاَخَذَ بِرَاۡسِ اَخِيۡهِ - اور پکڑا اپنے بھائی کے سر کو

رَاس- سر

يَجُرُّهٗۤ اِلَيۡهِ - کھینچتے ہوئے اس کو اپنی طرف

جَرَّ يَجُرُّ ، جَرًّا- کھینچنا، گھسیٹنا

قَالَ ابۡنَ اُمَّ - (ہارون نے) کہا اے میری ماں کے بیٹے

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۫ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۵۰

اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ - بیشک قوم نے کمزور سمجھا مجھ کو

وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ - اور قریب تھا کہ وہ قتل کرتے مجھ کو

كَادَ یَكَادُ ، كَوْدًا - عنقریب کسی کام کا ہونا

فَلَا تُشْمِتْ - پس تو خوش مت کر

شَمِتَ - کسی کی مصیبت پر خوش ہونا

اَشْمَتَ - اپنی مصیبت پر دوسرے کا خوش ہونا

بِیَ الْاَعْدَآءَ - مجھ سے دشمنوں کو

اَعْدَا - دشمن

وَ لَا تَجْعَلْنِیْ - اور تو نہ بنا مجھ کو

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ - ظلم کرنے والے لوگوں کے ساتھ

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ - کہا اے میرے رب بخش دے مجھے اور میرے بھائی کو

وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ - اور تو داخل کر ہم دونوں کو اپنی رحمت میں

وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ -اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے

وَ لَمَّا رَجَعَ مُوۡسٰۤى اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئۡسَمَا خَلَفۡتُمُوۡنِىۡ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ‌ ۚ اَعَجِلۡتُمۡ اَمۡرَ رَبِّكُمۡ‌ ۚ وَاَلۡقَى الۡاَلۡوَاحَ وَ
اَخَذَ بِرَاۡسِ اَخِيۡهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيۡهِ‌ ؕ قَالَ ابۡنَ اُمَّ اِنَّ الۡقَوۡمَ اسۡتَضۡعَفُوۡنِىۡ وَكَادُوۡا يَقۡتُلُوۡنَنِىۡ ‌ۖ فَلَا تُشۡمِتۡ بِىَ الۡاَعۡدَآءَ وَلَا
تَجۡعَلۡنِىۡ مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ‏ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِاَخِىۡ وَاَدۡخِلۡنَا فِىۡ رَحۡمَتِكَ‌ ‌ۖ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ‏ ﴿۱۵۱﴾

ادھر سے موسیٰؑ غصے اور رنج میں بھرا ہوا اپنی قوم کی طرف پلٹا آتے ہی اس نے کہا "بہت بری جانشینی کی تم لوگوں نے میرے بعد! کیا تم سے اتنا صبر نہ ہوا کہ اپنے رب کے حکم کا انتظار کر لیتے؟" اور تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی (ہارونؑ) کے سر کے بال پکڑ کر اسے کھینچا ہارونؑ نے کہا "اے میری ماں کے بیٹے، اِن لوگوں نے مجھے دبا لیا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے پس تو دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دے اور اس ظالم گروہ کے ساتھ مجھے نہ شامل کر، تب موسیٰؑ نے کہا "اے رب، مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما، تو سب سے بڑھ کر رحیم ہے"

And when Moses returned to his people, full of wrath and sorrow, he said: 'Vile is the course you have followed in my absence. Could you not patiently wait for the decree of your Lord?' And he threw down the Tablets [of the Law] and took hold of his brother's head, dragging him to himself. Aaron said: 'My mother's son, the people overpowered me and almost killed me. So let not my enemies gloat over me, and do not number me among the wrong-doing folk. Thereupon Moses said: 'O Lord! Grant forgiveness upon me and my brother and admit us to Your Mercy, for You are most merciful of the merciful.

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسٰىٓ اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ قَالَ ابْنَ اُمَّ
اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ١٥٠

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم پر ناراضگی

- موسیٰ (علیہ السلام) کو وہاں کوہ طور ہی پر بذریعہ وحی یہ اطلاع دے دی گئی تھی کہ سامری نے ایک بچھڑا تیار کیا ہے اور قوم کے بہت سے لوگ گوسالہ پرستی میں مبتلا ہو چکے ہیں، لہٰذا وہ جب واپس اپنی قوم کے پاس آئے تو غصہ اور رنج پہلے ہی سے طبیعت میں موجود تھا، آتے ہی لوگوں سے کہا کہ میرے بعد تم نے یہ کیا گل کھلا دیے کہ فوراً کفر و شرک والی زندگی تم میں عود آئی؟
- اسی غصہ کے عالم اور دینی حمیت کے جوش میں تختیاں نیچے پھینک دیں اور سیدنا ہارون (علیہ السلام) کی داڑھی اور سر کے بال کھینچتے ہوئے کہا کہ تم نے میرا قائم مقام بن کر یہ سب کچھ کیسے برداشت کر لیا؟
- ہارون (علیہ السلام) نے بڑے پیار سے اور معذرت خواہانہ انداز میں کہا، میرے ماں جائے بھائی! ذرا میری بات سن لو، میں نے انھیں سمجھانے میں کچھ کوتاہی نہیں کی، مگر یہ اتنے سرکش لوگ ہیں کہ میری بات کو کچھ سمجھتے ہی نہ تھے، بلکہ الٹا مجھے مار ڈالنے کی دھمکیاں دینے لگے تھے، لہٰذا ان بدبختوں کو مجھ پر ہنسنے اور بغلیں بجانے کا موقع نہ دو اور یہ ہرگز نہ سمجھو کہ انھوں نے جو ظلم اور شرک کیا ہے وہ میری شہ پر کیا ہے
- قرآن مجید نے ایک بہت بڑے الزام سے حضرت ہارون کی براءت ثابت کی ہے جو یہودیوں نے زبردستی ان پر چسپاں کر رکھا تھا۔ کہ آپؑ کفر و شرک کے اس عمل، شرک کرنے والوں کے معاون اور مددگار تھے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بصراحت اس غلط بیانی کی تردید کی گئی ہے اور حقیقت واقعہ یہ بتائی گئی ہے کہ اس جرم عظیم کا مرتکب خدا کا نبی ہارون نہیں بلکہ خدا کا باغی سامری تھا۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰٓ إِلَىٰ قَوْمِهِۦ غَضْبَٰنَ أَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِى مِنۢ بَعْدِىٓ ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى ٱلْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُۥٓ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ٱبْنَ أُمَّ
إِنَّ ٱلْقَوْمَ ٱسْتَضْعَفُونِى وَكَادُوا۟ يَقْتُلُونَنِى فَلَا تُشْمِتْ بِىَ ٱلْأَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِى مَعَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٥٠﴾

انبیاء سے متعلق بنی اسرائیل کا رویہ

- بظاہر یہ بات بڑی حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے کہ بنی اسرائیل جن لوگوں کو خدا کا پیغمبر مانتے ہی ان میں سے کسی کی سیرت کو بھی انھوں نے داغدار کیے بغیر نہیں چھوڑا ہے اور داغ بھی ایسے سخت لگائے ہیں جو اخلاق و شریعت کی نگاہ میں بدترین جرائم شمار ہوتے ہیں، مثلاً شرک، جادو گری، زنا، جھوٹ، دغا بازی اور ایسے ہی دوسرے شدید گناہ جن سے آلودہ ہونا پیغمبر تو درکنار ایک معمولی مومن اور شریف انسان کے لیے بھی سخت شرمناک ہے
- یہ بات بجائے خود انتہائی عجیب ہے لیکن بنی اسرائیل کی اخلاقی تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ فی الحقیقت اس قوم کے معاملہ میں یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ یہ قوم جب اخلاقی و مذہبی انحطاط میں مبتلا ہوئی اور عوام سے گزر کر ان کے خواص تک حتی کہ علماء و مشائخ اور دینی منصب داروں کو بھی گمراہیوں اور بد اخلاقیوں کا سیلاب بہا لے گیا تو ان کے مجرم ضمیر نے اپنی اس حالت کے لیے عذرات تراشنے شروع کیے اور اسی سلسلہ میں انھوں نے وہ تمام جرائم جو یہ خود کرتے تھے، انبیاء، علیہم السلام، کی طرف منسوب کر ڈالے
- یہ طرزِ عمل قوم کے مجموعی مزاج کی بھی عکاسی کرتا ہے کہ جو قوم اپنے انبیاء، مشائخ اور قومی رہنماؤں کے کردار پر ایسے بدنما دھبے لگاتی ہے یا برداشت کرتی ہے ان کا اپنے رہنماؤں کے بارے میں کیا گھٹیا تصور ہے.....